

Christ Before Pilate

by Gordon H. Clark

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ ہم تصوروں کو ڈھادیتے ہیں۔ بلکہ اک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں تو ہم ہر ایک دھن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3- حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو رونی پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtrinityfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

مسیح پیلاطس کے سامنے

منجانب گورڈن ایچ۔ کلارک

ایڈیٹر کانوٹ: جسے ڈاکٹر۔ گورڈن ایچ کلارک نے وقتھن کالج پر (چپیل) گرجا کے خطاب ”مسیح پیلاطس کے سامنے“ کی طور پر دیا جب وہ 1940 کے شروع پر یہاں فلسفے کا ایسوسی ایٹ پروفیسر تھا۔ اس خطاب کو دوسروں کے ساتھ جن میں دیگر مقررین شامل تھے کی جانب سے مرتب کیا گیا اور کارل ایف۔ ایچ۔ ہنری کی جانب سے ترمیم کیا گیا، اور ”صرف روٹی ہی سے نہیں“ کے عنوان کے تحت 1960 میں زونڈ روان کی جانب سے شائع کیا گیا: وقتھن کالج گرجا کا مباحثہ (مذاکرات)۔

اس پر پیلاطس نے یسوع کو لیکر کوڑے لگوائے۔ اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُسکے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔ اور اُس کے پاس آ آ کر کہنے لگے اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور اُس کے طمانچے بھی مارے۔ پیلاطس نے پھر باہر جا کر لوگوں سے کہا کہ دیکھو میں اُسے تمہارے پاس باہر لے آتا ہوں تاکہ تم جانو کہ میں اُسکا کچھ جرم نہیں پاتا۔ یسوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا اور پیلاطس نے اُن سے کہا دیکھو یہ آدمی! جب سردار کاہن اور پیادوں نے اُسے دیکھا تو چلا کر کہا مصلوب کر مصلوب! پیلاطس نے اُن سے کہا کہ تم ہی اسے بجاو اور مصلوب کرو کیونکہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔“ یوحنا 1: 19-6

اس چھوٹے اقتباس میں دو مرتبہ، پیلاطس، یسوع مسیح کے لیے ایسا کہتے ہوئے اپنی رائے کو بیان کرتا ہے کہ، ”میں اُس میں کچھ جرم نہیں پاتا۔“ دوسری

مرتب خیالات کا ربط مخصوص ہے۔ عبارت اس طرح پڑھی جاتی ہے، ”اُسے مصلوب کرو کیونکہ میں اس میں کچھ جرم نہیں پاتا۔“ سارے منطق کے ساتھ پیلاطس کو ایسا کہنا تھا کہ، ”اُسے چھوڑ دو، کیونکہ میں اُس میں کچھ جرم نہیں پاتا،“ لیکن استحکام اور قوت فیصلہ کو نظر انداز کرتے ہوئے، مسیح کی بیگناہی کا فیصلہ کیا اور اُسے قصور وار کے طور پر سزا سنائی۔ قول محالہ آزمائش کو مدعو کرتا ہے۔

سردار کاہنوں اور عہدیداران نے یسوع کے خلاف کفر بولنے اور بغاوت کے پُرشور الزامات لگائے، سپاہیوں نے اُسے کوڑے لگائے اور اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا، اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اُسے طمانچے مارے اور اُس کے منہ پر تھوکا، ہجوم نے اس بیمار قیدی کو مصلوب کرنے لے لیے شور مچایا، پیلاطس نے اکٹھے ہوتے ہوئے کہا کہ وہ ایک خلاف معمول شخص کی عدالت کر رہا تھا۔

یہودی اپنی عدالتوں میں پہلے ہی اُسے سزا کا حکم سُنا چکے تھے، اور اب وہ اُسے سزائے موت کے لیے سول حکومت کے سامنے لائے تھے۔ نہ ہی نرمی سے کی گئی تھی۔ اُنہوں نے اُسے کوڑے لگتے ہوئے دیکھا تھا اور اب بھی وہ سنگین سزا کا تقاضا کر رہے تھے۔ ”اُسے صلیب دے!“ بے انصافی کے الزامات کی مکمل گواہی، جیسے کہ صلیب کے دکھوں کی مکمل آگاہی جو اُس کے سامنے تھے اور کوڑے کا ڈنک جس کا اُس نے تجربہ کیا، یسوع کو ”ذبح کیے جانے والے برے کے طور پر لایا گیا، اور اُس بھیڑ کی مانند جو اپنے بال کترنے والوں کے سامنے لائی جاتی ہے، اسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا“ (یسعیاہ 7:53)۔

پیلاطس جانتا تھا کہ الزامات جو اُس پر لگائے گئے غیر منصفانہ تھے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اُسے فتنہوں اور فریسیوں کے غیر موزوں حسد کے ساتھ وہاں لائے تھے۔ قیدی کی ناموری کو سننے ہوئے کہ وہ نیک کام کر رہا ہے، بیماروں کو شفا، کوڑھیوں کو پاک صاف کر رہا ہے، پیلاطس جانتا تھا کہ عام لوگ یسوع کو خوشی سے سنتے ہیں۔ اور عدالت میں یسوع کو لانے کی حرمت سے، پیلاطس جانتا تھا کہ وہ ایک صاحب اختیار شخص کی عدالت کر رہا تھا، لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ شخص کتنا خلاف معمول تھا۔

مثال کے طور پر، وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کا تعلق ظاہری طور پر ان غیر واضح گلیلیوں کے ساتھ کیسا تھا جنہوں نے اُسے دیگر رومی حکمرانوں سے بڑھ کر مشہور بنانا تھا، اُس سے زیادہ بالادستی رکھنے والوں سے زیادہ مشہور بنانا تھا، خود بادشاہ سے بڑھ کر مشہور بنانا تھا، درحقیقت یہ کہ اُس کے نام کو آنے والے زمانوں میں ہزاروں بے شمار لوگوں کے لبوں پر ہونا تھا جیسے ہفتہ بہ ہفتہ وہ دہراتے ہیں، ”کنواری مریم سے پیدا ہوا، اور پیلاطس کے عہد میں دکھ اُٹھایا۔“ پیلاطس بہت سنجیدہ نہ ہونے یا مفسدانہ طور پر جانتا تھا کہ اس شخص نے یہودیوں کا بادشاہ بننے کے بارے کچھ کہا تھا، لیکن وہ اس اصل سچائی کو نہیں جانتا تھا کہ وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا تھا۔ اُس نے شاید یہ اندازہ لگایا کہ ناصر ت کا یہ ترکھان میز یا گرسی بنا سکتا تھا، لیکن یہ کبھی اُس کے ذہن میں نہ آیا کہ، ”اُس میں سب چیزیں پیدا کی گئیں، آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا ان دیکھی، تخت ہو یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات، سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُس کے واسطے پیدا ہوئی ہیں“ (کلمسیوں 1:16)۔

پیلاطس جانتا تھا کہ منصف کے طور پر اُس کے پاس یسوع کو صلیب کے دکھوں سے بچانے کی طاقت تھی، لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یسوع، قیدی، کے پاس اُسے جہنم کے تمام دکھوں سے ہمیشہ کے لیے بچانے کی طاقت تھی۔ بیشک، وہ جانتا تھا، اور وہ اس پر اتریا، کہ اُس کے پاس یسوع کو چھوڑنے یا مصلوب کرنے کا اختیار تھا، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ یسوع کے خلاف اُس کے پاس کچھ طاقت یا اختیار نہیں تھا ماسوائے اُس کے جو اُسے اوپر سے دیا گیا تھا، وہ نہیں جانتا تھا کہ کوئی بھی شخص یسوع کی زندگی کو اُس سے لے نہیں سکتا، لیکن مسیح اسے ختم کر سکتا اور دوبارہ حاصل کر سکتا تھا۔ پیلاطس نہیں جانتا تھا کہ یسوع ہی تھا جس نے اُسے اختیار دیا تھا جس پر وہ فخر کر رہا تھا۔

پیلاطس جانتا تھا، کیسے وہ یہ جان نہیں سکتا تھا کہ اگر وہ اس آدمی کو جانے دیتا تو یہ چیخا ہوا یہودی ہجوم محل کے دروازوں کو توڑ دے گا، سپاہیوں کو پھیل دے گا، اور پیلاطس کے لیے مخالفت زیادہ سے زیادہ ہونا تھی، لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے پاس یہ موقع تھا جو ہزاروں مسیحیوں کو بننا تھا ہزاروں موتوں کو واقع

ہونا تھا، وہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے پاس پہلا مسیحی شہید ہونے کا موقع تھا۔

اسٹیفنس، جسے خدا نے یہ امتیاز بخشا تھا، اور رسول، جنہوں نے ماسوائے ایک کے اپنے ایمان کے لیے سنگین موت کو برداشت کیا، موزوں طور پر شہادت پر پھولوں کی سجاوٹ سے باز رہتے ہوئے۔ لیکن قائم مقام رسولی مواد اُن وفادار مسیحیوں کے رویے کو واضح طور پر عیاں کرتا ہے جنہوں نے خدا کو جلال دینے اور انجیل کو فروغ دینے کے لیے ایذا رسانیوں کا سامنا کیا۔

تقریباً سن 108 میں، اگنیشیس کو مسیحی ہونے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا اور تختہ دار پر لٹکانے کے لیے روم لیجا گیا۔ روم کی جانب اپنے سفر پر، علاقائی کلیسیاؤں میں سے جن سے گزرا تھا سفیر آئے تاکہ وہ اپنا احترام اُسے دیں۔ یہاں بیسویں صدی کا ایک کالج کا طالب علم تھا جو تارینچی پہلو میں جدت کی کمی کے ساتھ آیا تھا، جسے گواہی کے شک کی طرف جھلکنا تھا، کیونکہ، اگر وہ سادگی سے دلیل پیش کرتا، اگر اگنیشیس کو مسیحی ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا، تو اُس سے ملاقات کرنے والوں کو بھی گرفتار کرنے اور موت کے خطرے کو مول لینا تھا۔ جدید طالب علم، سچی مسیحیت سے بے بہرہ، جس نے سوچا کہ کوئی بھی خواہاں طور پر اس خطرے میں نہیں پڑے گا۔ لیکن ان عالی ظرف فوجی جوانوں اور لڑکوں نے، بیانی عورت اور لوٹڈی نے ڈر، اندیشہ اور درد کے ساتھ آسمان کی عمودی ڈھلوان کی طرف اوپر چڑھے، اور مردم آزاد کے ہنسی ہتھیار کو چکاتے ہوئے، شیروں کے بالوں کو چکانے کے ساتھ بڑے احترام کو ذہن میں رکھا۔ تاہم، اگنیشیس، شاید رہائی پانے کی کوشش سے ڈرتے ہوئے، مزید رومیوں کو لکھتا ہے:

میں خدا کے لیے خواہشمند نہ طور پر مر رہا ہوں، اگر آپ اسے نہیں روکتے۔ میں آپ کی منت کرتا ہوں، میرے لیے نامستقول مہربان مت بنیں۔ مجھے حیوانوں سے کھائے جانے کو برداشت کرنے دیں، جن کے وسیلہ میں خدا حاصل کر سکتا ہوں۔ میں خدا کا گیہوں ہوں، اور میں جنگلی جنوروں کے دانٹوں تلے مسلا جاتا ہوں تاکہ میں مسیح کی خالص روٹی بننے کو پاسکوں۔۔۔ میں اُن حیوانوں کے انتظار میں ہوں جو میرے لیے تیار ہیں، اور میں دعا کرتا ہوں کہ یہ میرے لیے آمادہ پائے جائیں۔ میں اُن کو یہاں تک ورغلاؤں گا کہ وہ مجھے نکل جائیں۔۔۔ مجھ پر آگ اور صلیب آنے دیں اور اُن جنگلی حیوانوں کی کوششیں، کاٹنے اور کلڑے کلڑے کرنے دیں۔۔۔ اہلیس کی ظالم ایذا، ہو سکتا ہے کہ میں لیکن یسوع مسیح کو حاصل کروں۔

تقریباً پچاس سال بعد، پولی کراپ، باقی بچنے والا واحد شخص جسے نے رسولوں کو دیکھا تھا، اُس نے ایسے ہی شادمانی کے ساتھ ایسے مقدر کو برداشت کیا۔ جب ایسا کہا گیا، ”ما مک قیصر“، اور اُس کی زندگی بچانی گئی، اُس نے انکار کر دیا۔ جب مسیحیوں نے ان جھوٹے دیوتاؤں کو رد کیا اور انہیں خدا کو نہ ماننے والے (کافر) قیاس کیا جاتا تھا، عہد دار نسر نے پولی کراپ کو ایسا کہنے کے لیے کہا کہ، ”کافروں کے ساتھ دور چلے جاؤ۔“ یہاں اُس کی تفصیل ہے جو اُس وقت رونما ہوا:

پولی کراپ نے، سخت خدو خال کے ساتھ، اس میدان جنگ میں خلافِ قانون مشرکین کے ہجوم پر نظر کی، اور اُن پر اپنا بلا یا، وہ غرایا اور آسمان کی طرف دیکھا اور کہا، خدا کو نہ ماننے والوں دور چلے جاؤ۔“ لیکن جب صوبہ کے حاکم نے اُسے دبایا اور کہا، ”یہ حلف اٹھا اور میں تجھے جانے دوں گا، مسیح کو بُرا بھلا کہہ،“ پولی کراپ نے کہا، ”چھبیس سالوں سے میں اُس کا خادم رہا ہوں، اور اُس نے میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا، تو میں کیسے اپنے بادشاہ کے خلاف کفر بول سکتا ہوں جس نے مجھے بچایا؟“

اور جیسے ہی انہوں نے آگ جلائی، اُس نے دعا کی، ”میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے یہ دن اور یہ گھڑی بخشی، جسے میں شہیدوں کے درمیان، تیرے مسیح کے پیالے میں بانٹ سکوں، ہمیشہ کی زندگی کی قیامت کے لیے جو غیر فانی روح القدس میں دونوں روح اور بدن کے لیے ہو۔“

یسوع کی پہچان نہ کرتے ہوئے اُس سچائی کے لیے جس میں وہ تھا، اور پہلا مسیحی شہید ہونے کے موقع کے لیے اندھے، پیلاطوس نے اس موقع کے گزر جانے دینے کی اجازت دی۔ اُس کی نظروں میں، اس شخص کی عدالت کرنا اُس کے روزمرہ کے کاموں کا حصہ تھا، اور وہ اس دُر معنی چیز کو جو رونما ہو رہی تھی گرفت میں کرنے میں ناکام رہا۔

فلاڈلفیہ میں، یہاں بے انتہا بادبان ہے جو بیس فٹ چوڑا اور تیرا فٹ اونچا ہے، جس پر اعلیٰ درجے کا ماہر فنون نے زندہ دلی اور مہارت کے ساتھ اس منظر کو بیان کیا۔ کیفا، اپنے رتبے اور طاقت سے باخبر، کورنر سے خطاب کر رہا ہے، جو اونچی نشست پر بیٹھا ہے، جس کی پشت دیوار کی طرف ہے، وہ کاتب، خود پسند اور مغرور تھا، جو عدالتی نشست کے قریب تھا، تقریباً کیفا کے پھیلائے ہوئے بازو کے نیچے، جہاں شاندار، دولت مند اور گستاخ فریسی آرام پاتے ہیں، کونے میں قدمبوسی کرتے ہوئے، تین کاہن سرگرمی سے اُن کے مابین ہونے والے معاملے پر بات چیت کرتے ہیں، جھوم میں، جس کی کسی طرح رومن سپاہی کی جانب سے جانچ کی گئی، جو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے دانت نکال رہے تھے جو برتجس طور پر اُس کے چہرے کو گھور رہے تھے، ایک دلیر شریف آدمی کو دیکھنے کے لیے جس کے لیے وہ اُن کے کندھوں پر اور سروں پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اُس کے سامنے تاکہ وہ کیفا کی الزام والی تقریر میں اُس کی مدد کر سکیں، اور براہ راست عمل کی حمایت کریں، جو تاخیر کرنے میں بے صبر تھے، جو کھلے بازوؤں بلاتے تھے، اپنے منہ اور پھیپھڑے کھولتے تھے، اور چلاتے تھے، ”اُسے صلیب دے!“

یسوع مرکز سے ہٹ کر کھڑا ہے۔ اُس کا یہی آرام جھوم کے تکرار سے فرق ہے۔ اُس کی قائم عظمت نے یہاں تک کہ کیفا کے تھوڑے سے کھڑکھڑانے والے دماغ کو ظاہر کیا۔ لیکن وہ ان حالات سے بے پرواہ دکھائی دیتا ہے اور ایسے آگے بڑھتا ہے جیسے اُس کی نظر رومی مسند عدالت سے سراسر بالاتر ہے اُس مضطرب تصور کے لیے جو خدا کے ابدی فرمان کے لیے تھی۔

اور اس بڑے عدالتی تخت پر رومی پیلاطوس بیٹھتا ہے، جو شاہی حاکم ہے، جو سرکاری کورنر ہے، وہ پریشان، الجھن کا شکار، اور تذبذب کے بوجھ تلے تھا۔ بالکل چند اندھی، بدھی روجوں کی مانند جو اس بادبان کو دیکھتی ہیں، رنگ کو دیکھتی ہیں لیکن تصویر کو نہیں، ایسے ہی، پیلاطوس، خدا کے شہکار کے لیے اندھا ہے، اُس نے قیدی کو دیکھا لیکن شخصیت کو نہیں۔ انسانی فنون لطیفہ کا ماہر، منکسی، نے اپنی پینٹنگ کو مسیح پیلاطوس کے سامنے کہا، لیکن کوئی احترام کے ساتھ تصور کر سکتا ہے کہ خدا نے اصل منظر پیلاطوس مسیح کے سامنے کو کہا۔ کیونکہ، جیسے یسوع پیلاطوس کی حضوری میں کھڑا تھا، پیلاطوس خدا کی حضوری میں بیٹھا تھا۔

اور، اگرچہ اُس نے کوشش کی، وہ قطعی عدالت سے بچ نہ سکا، ایک اور پھر دوسری بار اُس نے کوشش کی، وہ یہودیوں کے احتجاج سے بچ نہ سکا، ”جب اُس نے کہا کہ ”میں اس میں کچھ تصور نہیں پاتا۔“

حال ہی میں، دوسرے لوگ بھی پیلاطوس کی مانند اندھے اور کم چشم پوشی کے ساتھ، انہوں نے پیلاطوس کی نرم دلی کو دہرایا۔ ایک صدی پہلے نمایاں مثالوں کا انتخاب کرنے کے لیے، عظیم ولیم۔ ای۔ چینگ نے کہا، ”میں میں عزت کے ساتھ اُس (یسوع) کا تصور کرتا ہوں جب میں اوپر کی طرف خدا کو دیکھتا ہوں۔“

ڈیوڈ سٹیرس نے اقرار کیا کہ، ”وہ مذہبی درجہ منزلت کے ساتھ نمائندگی کرتا ہے، اُس بلند مقام سے بالاتر جہاں انسانیت نہیں جاسکتی۔“ اور ارنسٹ رینان قبول کرتا ہے کہ ”مستقبل کی کچھ بھی حیرانیاں ہوں، اس یسوع سے کوئی سبقت نہیں لے جائے گا، اسے بڑھ کر کوئی نہیں جو انسانوں کے بچوں کے درمیان پیدا ہوا۔“

کیا سچا مسیحی اس سے شادمان ہوتا ہے جب وہ تعریف کے ان الفاظ کو سُننا ہے؟ یقین کرنے کے لیے، پیلاطوس کی جانب سے یہ خراج عقیدت، پچھلی صدی کے لبرلزم کی جانب سے، اور اس صدی کے انتہا پسندوں کی جانب سے عقیدت کے لیے، جو اس خلاف معمول شخصیت کے لیے گواہی دیتے ہیں۔ لیکن اس کا ڈر ہے کہ یسوع کی یہ تعریف ہے لیکن اُس سے اُس کی فضیلت والے فضل کو زبردستی لینے کی صورت ہے، جو وہ کہتے ہیں وہ شاندار لگتا ہے، لیکن اُن کی خاموشی شیطانی ہے۔ وہ اُس میں کچھ تصور نہیں پاتے، نا ہی وہ بدنی طور پر خدائی کی بھرپوری کو پاتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ کہتے ہیں، منطق کی وہی بے ادبی کے ساتھ کہ، ”اُسے صلیب دے، کیونکہ میں اُس میں کوئی تصور نہیں پاتا۔“

ہم بھی، یسوع مسیح کا نام سنتے ہوئے، خدا کے سامنے رو بروائے جاتے ہیں، اور ہم، بھی، یقیناً ایسا کہتے ہیں، ”میں اُس میں کوئی قصور نہیں پاتا“، لیکن آئیں اسے فرق طریقے اور فرق دلیل کے ساتھ کہتے ہیں۔ آئیں اسے اس طرح کہتے ہیں، کسی چیز کی غیر معمولی غیر واضح طور پر پہچان کے ساتھ نہیں، بلکہ شخصیت کی مکمل سمجھ کے ساتھ۔ اُس کی کامل فرمانبرداری اور کامل راستبازی کا قیاس کیجیے۔ اُس کے چھکارے کے مقصد پر خدا باپ کے لیے دل پذیر بُرائی کے وسیلہ اُس کے اس مقصد پر عکس ڈالیے۔ الہی بھید اور انسانی فطرت کو ایک الہی شخصیت میں غیر مطابقت اور چولی دامن کو یکجا کرتے ہوئے اس کا تصور کیجیے۔ اُس پر ایمان رکھیے، اُس پر بھروسہ رکھیے، اُسے خداوند کے طور پر قبول کیجیے اور خدائی انسان کی قابلِ ستائش شخصیت کی عبادت کیجیے۔

اے میرے خداوند، میرے مالک، تیرے قابلِ پرستش قدموں پر،

میں تیرے جھکنے کو دیکھتا ہوں کہ تُو رنج کے بوجھ تلے ہے

مجھ گنہگار کے لیے، تیری زندگی اور خون انڈیا جاتا ہے،

تیرے لیے، میرے نجات دہندہ، میرے تھوڑے سے آنسو بہیں گے،

اے میرے خداوند، میرے نجات دہندہ، جب میں تیری ماندگی کو دیکھتا ہوں،

تیرے سر پر کانٹوں کے تاج کو زور سے دبایا گیا،

کیا مجھے خوشی سے رہنا چاہیے یا اس برداشت کو کم کرنا چاہیے،

جو کوئی بھی میرا مطالبہ ہے وہ دکھ یا حقائق ہو سکتا ہے؟

تیری محبت کی تُو بانی! تیری جانکنی کی شفا!

بچانے والی موت!، زخم جن کا میں ادب کرتا ہوں!

شرم بہت عظیم الشان! مسیح تیرے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہوئے،

میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھ

(”اے میرے خداوند، اے میرے مالک، تیرے قابلِ پرستش قدموں پر“، جیکولیس بریڈن ہترجمہ کردہ منجانب تھامس ہینسن پوک، 1887)۔